Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹

(ایڈیٹر: نسیم سیفی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | الاتوار ۲۹ صفر ۱۴۱۰ھ یکم اخاء ۱۳۶۸ ہش ، یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۲۲

صاف اور پاکیزہ تمدّن والی قومیں

" ایسی قومیں جن کا تمدّن صاف اور پاکیزہ ہو وہ تو خطرناک سے خطرناک اقتصادی بحران کا بھی بڑے آرام سے مقابلہ کر سکتی ہیں کیونکہ ان کو دنیاوی لذّت یابی کی عادتیں نہیں ہوا کرتیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

" میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہے اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبّت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبّت ذاتی سے رنگین ہو کر کرے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اسکی پرورش کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے کہ تو اگر بچّہ کی پرورش نہ کریگی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی۔ یہ محبّت ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئیے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔

محبت ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں اور خدا تو وہ خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں انکو بھی رزق دیتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے ؎

دوستاں را کجا کنی محروم ؛ تو کہ با دشمنان نظر داری

جب وہ دشمنوں کو محروم نہیں کرتا تو وہ دوستوں کو کب ضائع کر سکتا ہے۔ حضرت داؤدؑ کا قول ہے کہ میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا ہوں مگر میں نے متقی کو کبھی ذلیل و خوار نہیں دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ یہ اخلاص کا نتیجہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ اسی دنیا میں ظاہر کرتا ہے اور اخلاص ایک کیمیا ہے اور اگر اس میں اور باتیں نکالیں تو اس پاکیزہ اور مصفّٰی چشمہ کو گندے چھینٹوں سے ناپاک کر دیتے ہیں وہ خود ہماری حاجتوں سے آگاہ اور واقف ہے اور خوب جانتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۷/۱۰۸)

مکرم سیّد قمر سلیمان صاحب کے بارے میں خصوصی دعاؤں کی درخواست

مکرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب ابن حضرت میر داؤد احمد صاحب کی حالت اب خدا کے فضل سے قدرے بہتر ہے وہ ۲۷ اور ۲۸ ستمبر کی درمیانی شب گولی لگنے سے شدید زخمی ہو گئے تھے۔ ان کے زخم سے خون کا اخراج تو رُک گیا ہے تاہم کچھ عرصہ کے بعد ان کے زخم کا اپریشن ہو گا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس مخلص خادم سلسلہ کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہاء فضلوں سے موصوف کو جلد کامل شفا عطا کرے، ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت و تندرستی والی طویل زندگی عطا کرے۔

مکرّم ڈاکٹر عبدالقدوس نوابشاہ اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے

جماعت احمدیہ نواب شاہ (سندھ) کے ایک مخلص اور بزرگ خادم سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کو جمعرات ۲۸ ستمبر کو پونے ایک بجے کسی نامعلوم شخص نے پُشت سے کاربین کا فائر کر کے ہلاک کر دیا۔ انکی عمر ۶۰ سال تھی۔ اس سے دو ماہ قبل ان کے سگے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کو قاضی احمد میں ایسے ہی حالات میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ شہر میں اپنے کلینک واقع مارکیٹ روڈ سے اٹھ کر کسی مریض کو دیکھنے گئے۔ وہ واپس آ رہے تھے کہ اپنے کلینک سے سو گز کے فاصلے پر مصروف سڑک مارکیٹ روڈ پر کسی شخص نے پشت سے کاربین لگا کر فائر کر دیا۔ حملہ آور دو تھے جن میں سے ایک نے حملہ کیا۔ دونوں حملہ آور فرار ہو گئے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کو فوری طور پر ایدھی ایمبولینس کے ذریعے قریبی سول ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ لیکن وہ دن کے ایک بجے۔ بر لب بھگ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ حملہ آور نے چونکہ عین دل کے اوپر رکھ کر فائر کیا تھا اس لئے ڈاکٹر صاحب چند منٹوں میں ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

اسی روز رات کو نواب شاہ میں ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کی رہائش گاہ پر مکرم کرامت اللہ خادم صاحب مربیّ سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد رات دس بجے سپر ایکسپریس کے ذریعے جسد خاکی کو ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز ۲۹ ستمبر کو دن کے ساڑھے ۱۲ بجے جنازہ ربوہ پہنچا جہاں مکرم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب کے گھر لایا گیا۔ ربوہ کے محلوں میں اور نماز جمعہ پر اطلاع دے دی گئی تھی چنانچہ نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں نماز جنازہ میں شمولیت کی اور موصوف کا آخری دیدار کیا۔ اس کے علاوہ کراچی، سکھر، اسلام آباد، لاہور ملتان وغیرہ دور دور سے احباب نے آکر نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اگرچہ موصوف موصی تھے لیکن سر دست

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم اخاء ۱۳۶۸ ہش — یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء

آخری کام

زندگی کے آخری کام کو اچھا بنانا تو کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ کون جانے کب بلاوا آجائے۔ گھر پر۔ گھر سے باہر۔ جاگتے سوتے۔ خاموشی کے وقت۔ باتیں کرتے ہوئے۔ لیکن یہ بات اکثر کہتے سُنی گئی ہے کہ کتنا اچھا تھا وہ انسان۔ اسے موت اس وقت آئی جب وہ سجدے میں تھا۔ یا ویسے بھی کسی اور نیک کام میں مصروف تھا۔ حالانکہ یہ محض اتفاق کی بات ہے، نہیں معلوم واقعی وہ شخص کیا تھا۔

لیکن ایک بات ہمارے اختیار میں ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم کام کو یہ سمجھ کر کریں کہ یہ زندگی کا آخری کام ہے۔ وہ آخری ہو یا نہ ہو لیکن سمجھیں یہی کہ یہ زندگی کا آخری کام ہے، اگر ہم ایسا کریں تو ہماری انتہائی کوشش یہ ہوگی کہ ہم اچھے ہی کام کریں۔ ہر کام کو اتنا سنوار کر کریں گے کہ ہم خود بھی اس سے مطمئن ہونگے اور ہمارے کھاتے میں نیکیوں کا اضافہ بھی ہوتا چلا جائیگا۔ کوئی ہمارے آخری وقت میں کیوں ہماری طرف سے لوگوں میں ——— ناداروں میں ——— روپیہ تقسیم کرے۔ ہم خود کیوں نہ ایسا کرتے رہیں۔ ہر وقت ——— اور زندگی بھر ——— جب بھی موقعہ ملے دوسروں کی مدد کریں۔ اور مدد صرف روپے پیسے ہی سے نہیں ہوتی۔ مدد تو ہوتی ہے ہر شخص کی ضرورت کیمطابق، پس ہم اپنے اِردگرد دیکھتے رہیں جو بھی ——— جس حالت میں بھی ——— مدد کا محتاج ہے اس کی مدد کریں۔ جتنی بھی ہوسکتی ہے اور جس طرح بھی ہو سکتی ہے۔

ایک حدیث بھی تو ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ ہر کام اس طرح کرو گویا یہ تمہاری زندگی کا آخری کام ہے۔ اور اس حدیث میں زندگی کی بہبود کا اتنا بڑا خزانہ دفن ہے کہ ہم کھودنے لگیں اور اس خزانے کو پالیں تو ہماری زندگی کا ہر لمحہ امیر بن جائے۔ یعنی نیکیوں سے بھرپور ہو جائے ہر کام آخری کام ——— اور ہر کام نیک کام ——— ہمارے خیال میں تو بُرے سے بُرا آدمی بھی اپنی موت کے وقت کوئی اچھا ہی کام کرنا چاہتا ہے۔ اور اگر وہ ہر کام کو آخری کام سمجھ کر کرے تو اس میں برائی کا تو نام بھی نہیں رہ جائے گا۔

پس ہر کام اس طرح کیا جائے جیسے اس دنیا میں وہ ہمارا آخری کام ہے۔ اور اس طرح جس کا ہر کام سنور جائے اسے اور کیا چاہیئے۔

حکمرانی کے اصولوں سے ہمیں کیا واسطہ
ہیں عزیز از جان ہم کو سارے صوبے اور وفاق
جان جاتی ہے ہماری چپقلش کی بات سے
امن ہی سے ہے ہماری زندگی کا طمطراق

——— ابوالاقبال

ہوں قلب و نظر میرے اگر گوش بر آواز
مجھ تک نہ پہنچ پائے خیالات کی پرواز

سانچے میں ترے ڈھل کے بدل جاتی ہے قسمت
ملتا ہے تجھی سے مری ہر بات کا انداز

پلکوں سے ٹپکتے ہوئے آنسو بھی ہیں سنگیت
سانسوں کے تسلسل میں بھی پوشیدہ ہے اک ساز

مَیں سوچ رہا ہوں کہ مَیں جاؤں کہ نہ جاؤں
یہ میرا تذبذب بھی محبّت کا ہے غمّاز

مَیں اور مرا دِل کبھی بیٹھے تھے نہ مِل کر
مِل بیٹھے ہیں اب، یہ ہے ترے پیار کا اعجاز

فرقت بھی کبھی باعثِ تسکین ہوئی ہے
یہ بات مگر ہوتی ہے شاذ اور بہت شاذ

ہم زخم کے ڈر سے نہ چھپے ہیں نہ چھپیں گے
وہ سنگ بدست آنے سے آتے ہی نہیں باز

کب اس نے اُٹھا رکھی ہیں بیداد کی رسمیں
کب ہم نے اُٹھایا نہیں اُس شوخ کا ہر ناز

جب چاہیں وہ آجائیں نسیم اپنے وطن میں
پہلے کبھی ہوگا، مگر اب تو یہ نہیں راز

——— نسیم سیفی ———

تحریکِ جدید کیا ہے

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریکِ جدید ہے"
(روزنامہ الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طالبعلموں کیلئے اخلاقی گائیڈ

دوسروں کیساتھ تعلقات

انسان علیحدگی میں زندگی بسر نہیں کرسکتا۔ کسی انسان کو تنہائی میں رکھا جانا ایک بہت بڑی سزا ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کی ضرورت ہیں۔ درحقیقت اگر ہم اپنی ضروریاتِ زندگی پر نظر دوڑائیں تو ہم پہ یہ بات واضح ہوجائے گی کہ سوسائٹی میں ہر کوئی دوسرے کا محتاج ہے۔ وہ کھانا جو ہم کھاتے ہیں۔ اس کو ہم تک پہنچانے کے لئے کتنے لوگوں کی محنت اور کام شامل ہے۔ ان چیزوں کو اُگانے، کاٹنے، منڈی تک لانے، بیچنے، پکانے میں کتنے لوگوں کا حِصّہ ہے۔ ہر لقمہ جو ہم اپنے منہ میں ڈالتے ہیں، ہر کپڑا جو ہم پہنتے۔ وہ گھر جس میں ہم رہتے ہیں اس میں کتنے لوگوں کی مخلصانہ محنت شامل ہے۔ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہم اس کی قیمت ادا کرتے ہیں۔ لیکن ذرا یہ تو سوچئے کہ اگر آپ کی جیب میں رقم تو ہو لیکن وہ چیزیں جن کی آپ کو ضرورت ہو وہ مارکیٹ میں موجود نہ ہوں تو پھر کیا ہوگا۔ کیا آپ وہ سکے کھا کر اپنی بھوک مِٹا سکتے ہیں۔ کیا آپ ان کاغذ کے نوٹوں کے کپڑے بنوا کر پہن سکتے ہیں۔ یا آپ ان کرنسی نوٹوں سے اپنے سر پر گھر کا سایہ بنا سکتے ہیں۔ نہیں۔ آپ ایسا ہرگز نہیں کرسکتے۔

ہم میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کے لئے کام کرتا ہے۔ ہم سب کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ پھر ہم سب کو ایک دوسرے کا خیال کیوں نہیں رکھنا چاہیئے۔ پھر ہم سب کو ایکدوسرے کے کام کو کیوں نہیں سراہنا چاہیئے۔ جتنا ہم اس معاملہ میں سوچیں گے اتنا ہی ہمارا یہ احساس بڑھے گا کہ ہمیں دوسروں سے بہت اچھے تعلقات رکھنے چاہئیں۔ ہم کو دوست بنانے ہوں گے، ہمیں اپنے اِرد گِرد کے لوگوں کی مدد اور دیکھ بھال کرنی ہوگی۔ جن کو ہماری مدد کی ضرورت ہو ان کی مدد کرنی ہوگی۔ درحقیقت اس دنیا کو رہنے کے لئے ایک بہتر جگہ بنانے کے لئے اچھے معاشرتی تعلقات ہی سب سے اچھا ذریعہ ہیں۔

آپ اپنا رویّہ بدلئے اور پھر زندگی میں فرق محسوس کیجئے۔

خالی اوقات
LEISURE HOURS

آپ چاہے کتنے بھی محنتی کیوں نہ ہوں آپ اپنے آپ کو اپنے معمول کے کام میں دن رات (یا یوں کہہ لیجئے کہ جتنا وقت آپ جاگتے ہیں) ہمہ وقت مشغول نہیں رکھ سکتے۔ آپ کچھ دیر کام کرتے ہیں پھر آپ تھک جاتے ہیں۔ آپ سکول جاتے ہیں۔ اور پھر گھر پر آکر کچھ گھنٹے سکول کا کام کرتے ہیں۔ پھر آپ کا تھک جانا ایک قدرتی امر ہے۔ اور جب آپ تھک جاتے ہیں تو آپ کا دل اپنے اس کام کو جاری رکھنے کو نہیں چاہتا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ اس کو جاری رکھ ہی نہیں سکتے۔ لیکن اس کا کیا یہ مطلب ہے کہ آپ پھر اس کے بعد دنیا کا کوئی کام بھی نہیں کرسکتے۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ بات صرف یہ ہوتی ہے کہ آپ کو اس وقت تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ کی طبیعت پہلی قسم کے کام سے بھر چکی ہوتی ہے اور وہ کوئی دوسری تبدیلی چاہتی ہے۔ ایسے وقت میں کتابیں رکھ دیجئے اور باغ میں جاکر پھولوں کو دیکھئے سونگھئے اور فرحت حاصل کیجئے۔ آپ کی طبیعت پھر سے تروتازہ ہوجائے گی۔ بلکہ اس سے بھی بہتر یہ ہوگا کہ گھر پر اپنا ایک چھوٹا سا باغ بنائیے۔ اپنے لگائے ہوئے بوٹوں کو پانی دیجئے، ان کو بڑھتا ہوا دیکھئے۔ ان کے پھولوں کے رنگ اور خوشبو سے لطف اندوز ہوجیئے۔ یا اگر پسند کرتے ہوں تو کچھ سبزیات بھی اگائیے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لطف آپ کو تھوڑی سی گھر کی اگائی ہوئی سبزی سے حاصل ہوگا وہ مارکیٹ سے لائی ہوئی ڈھیر ساری سبزی سے بھی نہیں مل سکتا۔ اور اگر آپ چاہیں تو پھل دار درخت بھی ضرور اُگائیں۔

اس قسم کے وقت کو LEISURE TIME کہتے ہیں۔ اور ان اوقات کو کئی قسم کے بہتر اور مفید کاموں میں لگایا جاسکتا ہے۔ اپنے طور پر سوچیں تو آپ کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کہ ایسے اوقات کیسے گزارے جائیں۔ کچھ طلباء مختلف ملکوں کے ڈاک کے ٹکٹ جمع کرتے ہیں۔ کچھ بڑے آدمیوں کی تصاویر جمع کرنے کا مشغلہ اختیار کرتے ہیں، ایسے تمام (INSTRUCTIVE THINGS) آپ کو بھی اپنے خالی اوقات میں کوئی دلچسپ اور معلومات افزاء کام کرنا چاہیئے۔

محنت کرنا

اگر آپ اپنے اِرد گِرد دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کچھ لوگ بہت عظیم ہیں۔ کچھ بڑے لوگ ہیں اور کچھ لوگ بالکل معمولی حیثیت کے مالک ہیں۔ دنیا میں کچھ لوگ بہت سارے کارہائے نمایاں کرتے ہیں۔ جب کہ بہت سارے لوگ اس دنیا میں آکر کوئی کام بھی نہیں کرپاتے۔ کچھ لوگ نمایاں ہوتے ہیں، جبکہ بیشتر انبوہ میں پہچانے بھی نہیں جاتے۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟

کوئی کہہ سکتا ہے کہ بڑا بننا کچھ لوگوں کی قسمت میں لکھا ہوتا ہے جبکہ دوسروں کی قسمت میں ہی چھوٹے آدمی بننا لکھا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس طبقہ میں شامل ہوجاتے ہیں۔

لیکن یہ حقائق کا ایک بہت ہی غلط تجزیہ ہے۔

اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ خداداد قابلیتیں بھی کسی کو بڑا آدمی بنانے میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن یہ تو ایک پہلو ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور پہلو بھی ہے جو کہ ہمیشہ بہت فیصلہ کن ہوتا ہے۔ اگر دو آدمی ایک جیسی خداداد قابلیتیں رکھتے ہوں تو یہ دوسرا FACTOR ہی ہمیشہ فیصلہ کرتا ہے کہ ان میں سے کون اس دوڑ میں جیتے گا اور بڑا آدمی بنے گا۔ یہ چیز (یا پہلو) (HARD WORK) محنت ہے۔ ہماری خداداد قابلیتیں چاہے کتنی ہی کیوں نہ ہوں اگر ان کے ساتھ محنت شامل نہ ہوگی تو ہم کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتے بلکہ ہم تو یہاں تک کہیں گے قابلیت کی کمی کو بھی محنت کے ساتھ پورا کیا جاسکتا ہے اور کوئی بھی محنت کے ساتھ ترقیات کے زینے طے کرسکتا ہے۔

کامیابیوں کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جس کسی نے بھی قابلِ ذکر کامیابی حاصل کی ہے وہ سخت محنت کے ذریعے ہی حاصل کی ہے۔ ایک طالب علم کے طور پر سخت محنت آپکے لئے ازحد ضروری ہے، اپنی کتابوں کا اچھی طرح مطالعہ کریں، اپنی نصابی کتب کے علاوہ کتب سے بھی اپنے علم میں اضافہ کریں۔ آپ اس وقت جتنا بھی وقت اپنے مطالعہ کو دیتے ہیں اس میں کچھ زائد وقت دینے کی کوشش کریں اور پھر اس کو بڑھاتے چلے جائیں۔ محنت اور سخت محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

لڑائی جھگڑے:

کیا آپ کو کسی نے گالی دی؟ یا کوئی آپ کو تنگ کرنے کے لئے آپ کی کتاب لے بھاگا؟ اور پھر آپ نے اس کو ایک مُکّا مارا اور مار گرایا؟ اب اس پر غور کیجئے۔ کیا آپ نے اپنے آپ کو اس سے بہتر ثابت کیا؟ ہرگز نہیں۔ اس نے ایک غلطی کی اور آپ نے بھی اسی طرح کی ایک غلطی کی اور اپنے آپ کو اسی طرح کا بنا لیا، اس قسم کا لائحہ عمل نفرت پیدا کرتا ہے۔ اور لڑائی جھگڑے کا موجب ہوتا ہے۔ اور آخر کار لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا کردیتا ہے۔ اگر آپ تھوڑا سا صبر دکھاتے تو وہ یقیناً آپ سے معافی مانگتا۔ درحقیقت آپ کا یہ عمل اس کو پشیمان ہونے پر مجبور کردیتا۔ اس کو احساس ہوتا کہ آپ بہت اچھے آدمی ہیں اور اس طرح سے وہ آپ کا دوست بن جاتا۔ لڑائی جھگڑے کا آخر کوئی اچھا نتیجہ تو نہیں نکلتا۔ بلکہ وہ غم و غصّہ پیدا کرتا ہے۔ دوستیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور تعلقات کشیدہ ہوجاتے ہیں۔

کیا آپ دشمن بنانا پسند کرتے ہیں یا دوست بنانا؟ دوست ہمیشہ بوقت ضرورت مدد کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ جبکہ دشمن آپ کو کسی وقت بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی دوستوں کے ساتھ خوشگوار اور دشمنوں کی وجہ سے ناخوشگوار ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم دشمن کیوں بنائیں؟

سکول میں بنائے ہوئے دوست ہمیشہ انسان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ جہاں کہیں مرضی چلے جائیں آپ ایک دوسرے کو یاد رکھتے ہیں۔ جب بھی کوئی عمر رسیدہ آدمی اپنے سکول کے دوست کو ملتا ہے تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ اپنے آنیوالے وقتوں کے لئے یہ خوشیاں ابھی سے اکٹھی کرنے کی کوشش کریں۔

نہ ہی لڑائی جھگڑے کریں اور نہ ہی دشمن بنائیں۔ آپ کے ساتھ سکول میں پڑھنے والے لڑکوں سے دوستی کا ہاتھ بڑھائیں اور اپنی بقیہ تمام زندگی میں ان دوستیوں کا لطف اٹھائیں۔

پابندیٔ وقت: کہاوت ہے کہ وقت ایک دولت ہے۔ دنیا میں بہت سے لوگ اس عام کہاوت کا مطلب نہیں سمجھتے۔ ان کے پاس بہت سا وقت ہوتا ہے اور وہ اس کو اس طرح سے ضائع کرتے ہیں گویا کہ اس کی کوئی قیمت ہی نہ ہو۔ لیکن ان کے اس طرز عمل کے باوجود کہاوت کی سچائی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

یہ کہاوت ان لوگوں کیلئے ہے جو مصروف BUSY زندگی گزارنے والے ہوں اور سخت محنت کرنیوالے ہوں، اور جن کے سامنے کوئی مقصدِ حیات ہو۔ اور جس کو حاصل کرنے کے لئے وہ بیتاب ہوں۔ "وقت دولت ہے" کا مطلب یہ ہے کہ دولت ہی کی طرح وقت بھی ایک اہم چیز ہے۔ جس طرح دولت کے ساتھ آپ دنیا میں ہر چیز خرید سکتے ہیں اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں اسی طرح سے آپ وقت کو بھی اس طرح استعمال کر سکتے ہیں کہ آپ اپنی قابلیتوں کو بڑھا سکیں اور ان قابلیتوں کے ذریعے آپ وہ کام کر سکتے ہیں جن کے ذریعے آپ کی زندگی بہتر طور پر گزر سکے۔

وقت کی اسی اہمیت کی وجہ سے پابندی وقت پر ہمیشہ زور دیا جاتا ہے۔ پابندی وقت کا مطلب یہ ہے کہ تمام کام ان کے مقررہ اوقات پر کئے جائیں اور ان کو لیٹ نہ کیا جائے یا انکو کرنے میں دیر نہ کی جائے۔

فرض کیجئے کہ آپ کو سکول کے اوقات کے دوران یہ بتایا جاتا ہے کہ شام کو پانچ بجے سکول کے ہال میں فلاں صاحب آپ کو لیکچر دیں گے۔ آپ ٹھیک پانچ بجے سکول ہال میں پہنچ جائیں مگر مسٹر فلاں پانچ بجے تک نہ پہنچے۔ آپ اور آپ کے ساتھ سارے ہال میں جمع ہوئے لوگ اس کا انتظار کریں۔ ۵ منٹ، دس منٹ، ۱۵ منٹ لیکن ان صاحب کا کوئی پتہ نہیں، آپ اور سب لوگ پریشان اور بور ہو رہے ہوں، آپ کو واپس جا کر اپنا سکول کا کام بھی کرنا ہے۔ کہئے اب آپ کو یہ کیسا لگے گا، اور آپ کے خیالات لیکچرر صاحب کے متعلق کیسے ہونگے۔ کیا آپ اسے پسند کریں گے۔

اسی طرح سوچیں کہ اگر آپ سکول لیٹ جاتے ہیں۔ تو نقصان کس کا ہوگا؟ نقصان آپ کا ہی ہوگا۔

یا فرض کریں آپ کا استاد لیٹ کلاس میں آتا ہے۔ آپ کا وہ استاد آپ کے دلوں میں اپنی عزت کھوتا ہے اور آپ اور آپ کے ساتھی طالب علموں کا وقت اور سبق ضائع ہوتے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی معقول شخص ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتا کیونکہ اس طریقہ سے وقت ضائع ہوتا ہے اور اس لئے دولت بھی ضائع ہوتی ہے۔ (بلکہ دولت سے بھی زیادہ قیمتی چیز ضائع ہو جاتی ہے۔)

اس لئے آپ کو ہمیشہ پابندِ وقت ہونا چاہیئے۔ آپ اس سے ہمیشہ فائدہ میں رہیں گے۔ اور آپ پابندیٔ وقت کے نتائج سے لطف اندوز ہوں گے۔

کلثوم باجوہ۔ زیورک

ندامت کے آنسو

ایک خاتون نے مجھے اور میرے یحییٰ حسن کو بیت المحمود کے قریب سڑک پر جاتے ہوئے دیکھا وہ مسکرائی، رکی اور یحییٰ کو پیار کیا۔ طبعاً مجھے وہ اچھی لگی۔ باہمی تعارف ہوا۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام LIEBHERZ ہے (جس کے معنی محبت کرنے والے دل والی ہے) اور وہ HIRSLHLANDEN کلینک میں جو ایک پرائیویٹ امیرانہ کلینک البیت کے قریب ہی ہے، بطور نرس کام کرتی ہے یہ سرراہ ملاقات ایک مستقل کا رنگ اختیار کر گئی۔ ہماری بیت المحمود سے چند قدم کے فاصلہ پر زیورک یونیورسٹی کا ہڈیوں کی امراض کا ہسپتال ہے۔ وہاں پر کام کرنے والی نرسوں کا ہمارے ہاں آنا جانا تھا۔ میں نے ان کے ایک گروہ کو کھانے پر بلایا تو لیب ہرٹز کو بھی بلا لیا۔ وہ کیتھولک تھی لیکن اس نے دین حق سے کسی تعصب کا اظہار نہ کیا۔ اس میں دلچسپی لیتی اور خوشی سے معلومات حاصل کرتی۔ وہ ریٹائر ہو گئی۔ ایک دن میرے پاس آئی تو کہا مجھے ڈاک کے ٹکٹوں میں دلچسپی ہے۔ آپ کے ہاں مختلف ملکوں سے ڈاک آتی ہوگی۔ ٹکٹ مجھے دے دیا کریں۔ میں نے کہا خوشی سے۔ پنشن یافتہ ہو جانے کے باعث اب وہ البیت سے نسبتاً دور رہتی تھی مگر البیت آتی رہتی اور ٹکٹیں لے جاتی۔ وقت گزرتا گیا۔ آخر میرے شوہر چوہدری مشتاق احمد باجوہ کو بھی ریٹائرمنٹ کا حکم آگیا۔ ہمیں البیت سے دور ایک فلیٹ ملا۔ ایک عرصہ گزر گیا لیب ہرٹز کا نہ سنا۔

ایک دن اچانک مجھے پیغام آیا کہ لیب ہرٹز بڑی بیمار ہے اور مجھ سے ملنا چاہتی ہے۔ چنانچہ میں اس کے گھر گئی۔ مجھے دیکھ کر اس کے بیمار چہرہ پر رونق آگئی۔ میں اسکے بستر کے پاس بیٹھ گئی۔ اس نے اپنی علالت کا بتایا، کہا مجھے کینسر ہے، اور شاید یہ میرا آخری وقت ہے۔ اس کی آواز بھرا گئی۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔ اس کے لئے بات کرنا مشکل تھا مگر وہ ضرور مجھے کچھ کہنا چاہتی تھی۔ کہا آپ سے میرے محبت کے تعلقات تھے میں ریٹائر ہو کر اپنے کیتھولک چرچ کو زیادہ وقت دینے لگ پڑی، انہیں معلوم ہوا کہ میرا آپ سے تعلق ہے۔ انہوں نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں آپ سے ڈاک کی مستعمل ٹکٹیں لایا کروں تا انہیں معلوم ہو سکے کہ آپ کا کام کتنا وسیع ہے۔ کس کس ملک سے تعلق ہے۔ میں نادم ہوں کہ میں آپ کے پاس گئی اور آپ نے خوشی سے مجھے ٹکٹیں دینا شروع کر دیں۔ میں یہ ٹکٹیں جمع نہیں کرتی تھی (اس کی ہچکی بندھ رہی تھی) میں یہ اپنے گرجا کو دیتی تھی وہ حیران ہوتے تھے کہ بیت المحمود کا تعلق اتنا وسیع ہے۔ اب جبکہ میں بسترِ مرگ پر ہوں میرا قلب مجھے ملامت کر رہا ہے کہ میں نے آپ کے اعتماد کو ٹھیس لگائی۔ میں نے آپ کو دھوکا دیا۔ میں نے چرچ کے لئے آپ سے ٹکٹیں حاصل کیں۔ ان زندگی کی آخری گھڑیوں میں میرے دل میں حسرت تھی کہ میں آپ سے معافی طلب کروں۔ خدارا مجھے معاف کرو آپ جیسے انسان کے ساتھ میں نے دھوکا کیا۔

میں نے کہا بہن لیب ہرٹز مت روؤ۔ میں ناراض نہیں ہوں، ہمارے کام کا پھیلاؤ کوئی راز نہیں ہے۔ جو آپ نے گرجا کے لئے حاصل کیا۔ ہمیں اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اطمینان رکھو۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے، میرے دل میں کوئی میل پیدا نہیں ہوئی بلکہ آپ کی اس بات سے آپ کی قدر میرے دل میں بڑھ گئی ہے۔

بہن کے آنسو تھمے۔ اس کے چہرہ پر سکون آتا محسوس ہوا میں نے اسے اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگانے کی کوشش کی۔ چند دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ اس کی

باقی ص ۸ پر

"اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تو کس کو پسند کرتا ہے تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں ــــ جو لذّت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے" (ملفوظات جلد دوم ص ۸)

آتش فشانی اور اس کی وجوہات

طارق محمود سدھو صاحب ربوہ

۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء کو اٹلی کے جزیرہ سسلی میں ایک آتش فشاں اچانک پھٹ پڑا۔ اس کا دہانہ سطح سمندر سے نو ہزار فٹ سے زیادہ کی بلندی پر واقع ہے۔ اس کے لاوے کا اثر آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک اثر انداز ہوا ہے۔ آس پاس کے رہنے والوں کے لئے موجودہ حالات میں کسی جانی یا مالی نقصان کا خطرہ نہیں ہے۔

ابتدائے آفرینش سے آتش فشاں کائنات میں موجود ہیں اور انسان کو ہمیشہ سے ان کے ساتھ واسطہ رہا ہے۔ بعض اوقات ان کی آتش فشانی میں ایسی شدت آتی رہی ہے کہ الامان و الحفیظ۔ قدیم زمانے کا انسان آتش فشانی کی وجہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ لہٰذا عجیب و غریب قسم کے توہمات کا شکار تھا۔ موجودہ زمانے میں باقاعدہ ایک علم کے طور پر آتش فشانی کے عمل کی سائنسی وجوہات دریافت ہو چکی ہیں۔

مکرم طارق محمود سدھو صاحب نے ہمیں اس بارہ میں ایک مختصر مضمون ارسال کیا ہے جو قارئین کی خدمت میں استفادہ کی غرض سے پیش ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آتش فشاں (VOLCANO) سے مراد زمین کے وہ بلند حصے ہیں جن سے پگھلا ہوا پتھریلا مواد اور مختلف معدنیات یعنی لاوا (LAVA)، دھوئیں اور آگ کے ساتھ زمین کے اندرون سے ایک بڑے سوراخ کے ذریعے باہر خارج ہوتے ہیں۔ یہ سوراخ جسے دہانہ (CRATER) کہتے ہیں ایک پیالے کی سی شکل کا ہوتا ہے۔ آتش فشاں حقیقت میں پہاڑ نہیں ہوتے بلکہ اندرونِ زمین سے نکلنے والے لاوے کا راستہ ہوتے ہیں۔ جس کے ذریعے لاوا سطح زمین تک پہنچتا ہے اور یہ انتہائی گرم حالت میں ہوتا ہے۔ لاوا کیا ہے؟ یہ کس طرح بنا اور وہ کونسی قوت ہے جو اسے اندرونِ زمین سے باہر دھکیلتی ہے؟

اگر زمین کے اندرون کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ زمین کے اندر گہرائی کی جانب عموماً درجۂ حرارت تقریباً ہر ساٹھ یا ستر فٹ کے بعد ایک ڈگری فارن ہائیٹ کے حساب سے بڑھتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ زمین کے اندرون میں درجۂ حرارت سطح زمین پر موجود ہر قسم کی چٹان کے نقطۂ پگھلاؤ سے زیادہ ہو جاتا ہے اور اسی لئے زمین کے اندر اکثر چٹانیں مائع حالت میں پائی جاتی ہیں اور یہی گرم اور کھولتا ہوا مائع لاوا کہلاتا ہے۔

سائنسدان کہتے ہیں کہ اس لاوے پر بیرونی سخت تہوں کی حرکات کی وجہ سے دباؤ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہی دباؤ وہ قوت ہے جو لاوے کو زمین سے باہر دھکیلتی ہے۔ فلپ لیک (PHILIP LAKE) اپنی کتاب فزیکل جغرافیہ (PHYSICAL GEOGRAPHY) میں زمین کے اندرونی دباؤ کے بارے میں لکھتا ہے کہ

"زمین کی مختلف تہوں کی عمودی یا متوازی یا ترچھی حرکات لاوے پر دباؤ ڈالتی ہیں جس کی وجہ سے لاوا زمین کے کمزور حصوں کو پھاڑتا ہوا باہر خارج ہوتا ہے اور سطح زمین پر پھیل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آتش فشاں ان علاقوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں جہاں زمین میں حرکات پیدا ہو رہی ہوں جو زمین میں خم یا شکن پیدا کر رہی ہوں۔"

لاوا زمین سے خارج ہوتے وقت زمین میں ارتعاش پیدا کرتا ہے۔ جس کا انحصار لاوے کی مقدار اور رفتار پر ہوتا ہے۔ زمین میں یہ جنبش لہروں کی صورت میں پھیلتی ہے جو زلزلے کا باعث بنتی ہے۔ فلپ لیک ایک اور جگہ دباؤ پیدا ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"یہ بھی ممکن ہے کہ زمین کے اندر موجود پانی آہستہ آہستہ رِس رِس کر لاوے کے ساتھ مل جائے اور اس طرح یہ پانی اچانک درجۂ حرارت بڑھنے کی وجہ سے بھاپ میں تبدیل ہو جائے گا۔ پھر یہ بھاپ زمین کے اندر لاوے پر دباؤ پیدا کرے گی جس سے لاوا زمین کے کمزور حصوں کو پھاڑتا ہوا باہر خارج ہوگا۔"

اس قسم کے آتش فشاں سے بخارات کثرت سے خارج ہوتے ہیں جو بادل بنانے کا باعث بنتے ہیں اور بعض اوقات ان بادلوں سے آس پاس کے علاقوں میں بارش بھی ہوتی ہے۔ اس قسم کے آتش فشاں سمندروں کے قریب واقع ہوتے ہیں، مثلاً انڈونیشیا اور نیوزی لینڈ کے جزائر میں پائے جانے والے آتش فشاں۔

آتش فشانی مواد میں لاوے کے علاوہ ٹھوس پتھر، مٹی اور گیس وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں۔ آتش فشاں سے نکلنے والی گیسوں کے تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں بھاپ کے علاوہ کچھ مقدار میں امونیم کلورائیڈ، سلفر ڈائی آکسائیڈ، ہائیڈروجن، ہائیڈرو کلورک ایسڈ اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی شامل ہوتی ہیں لیکن ان کی مقدار مختلف آتش فشاں پہاڑوں میں مختلف ہوتی ہے۔ اکثر اوقات مٹی اور پتھریلا مواد بھی خارج ہوتا ہے اور اِرد گِرد کے علاقوں میں پھیل جاتا ہے۔ بعض آتش فشانوں سے آگ بھی خارج ہوتی ہے یہ آگ گرم اور سُرخ لاوے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دنیا کے بعض آتش فشانوں میں گرم پانی کے چشمے بھی ملتے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اس قسم کے چشمے پائے جاتے ہیں۔

آتش فشانوں کی مختلف اشکال اور جسامتیں ہوتی ہیں۔ ان کا انحصار باہر نکلنے والے مواد پر ہوتا ہے۔ تقریباً تمام آتش فشاں مخروطی شکل رکھتے ہیں اور اس مخروط کے منہ پر پیالہ نما دہانہ ہوتا ہے۔ زمین سے نکلنے والا لاوا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک قسم کے لاوے میں سلیکا (SILICA) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ اسے تیزابی لاوا (ACID LAVA) کہتے ہیں۔ تیزابی لاوا زیادہ کثیف ہوتا ہے اور اس کا نقطۂ پگھلاؤ بھی زیادہ ہوتا ہے، اسی لئے اس کا گنبد زیادہ بلند ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ کم علاقے میں پھیلا ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے لاوے میں سلیکا کی مقدار کم ہوتی ہے اسے اساسی لاوا (BASIC LAVA) کہتے ہیں۔ اساسی لاوا کم کثیف ہوتا ہے اور اس کا نقطۂ پگھلاؤ بھی کم ہوتا ہے۔ اسلئے اس کا گنبد کم بلند اور وسیع علاقے پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس کی ڈھلوان کم ہوتی ہے۔

بعض دفعہ آتش فشانی کا عمل سخت دھماکہ خیز ہوتا ہے۔ اس میں سے لاوا کی نسبت راکھ، مٹی اور دوسرا ٹھوس مواد زیادہ خارج ہوتا ہے۔ اس قسم کی بننے والی مخروط کو "سینڈر کون" (CINDERCONE) کہتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں راکھ کی مخروط کہتے ہیں۔ اگر دھماکہ مختصر مدّت کے لئے مگر شدید ہو تو نیچی اور چوڑی قسم کی مخروط بنے گی، لیکن اگر دھماکہ کم شدید اور لمبی مدّت کے لئے ہو تو پھر اونچی اور تنگ مخروط بنے گی۔

آتش فشاں دنیا میں ایک خاص ترتیب سے پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا میں تقریباً ۴۵۰ آتش فشاں موجود ہیں۔ یہ الاسکا سے پیٹے گونیا، نیوزی لینڈ، جاپان اور فلپائن کے علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بحرالکاہل کے ملحقہ علاقوں میں برِّ اعظم یورپ اور ایشیاء کے علاقوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ بحرالکاہل کے ملحقہ علاقوں میں برِّ اعظم شمالی و جنوبی امریکہ کے مغربی ساحل کے علاقے اور انڈونیشیا کے جزائر شامل ہیں۔ بحرالکاہل میں بیشتر جزیرے آتش فشانی کے عمل سے وجود میں آئے۔ برِّ اعظم یورپ و ایشیا کے علاقوں میں مشرقی بحیرۂ روم کے علاقے اٹلی، ترکی، جزیرہ سسلی، ایران اور پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے علاقے شامل ہیں۔

ایڈیٹر کے نام

آپ کا خط ملا

م۔م چوہدری لکھتے ہیں

انگریزی زبان سیکھنے کے لئے جناب پروفیسر میاں محمد افضل صاحب کا ایک مجرب نسخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ زبان سیکھنے کے لئے "سن کے سمجھنے" کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن چونکہ اس کے لئے دوسرا آدمی موجود ہونا لازمی ہے۔ اس لئے انہوں نے اس پر مزید کچھ روشنی نہیں ڈالی ہے۔ جن طریقوں سے ایک آدمی اپنی مدد آپ کے اصول کے مطابق زبان سیکھ سکتا ہے۔ ان کی انہوں نے کچھ تفصیل بیان فرمائی ہے۔

میں نے زبانیں سیکھنے کے لئے دو طریق نہایت مفید پائے ہیں اور یہ دونوں ہی سن کر سیکھنے کی ذیل میں آتے ہیں۔ اول طریق تو یہ ہے کہ انسان اہل زبان سے گفتگو کرے۔ یا ان کے ملک میں رہ کر زبان سیکھے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ ریڈیو کے ذریعہ بی۔بی۔سی کی مختلف زبانوں میں نشریات غور سے سنے۔

آج کل گھروں میں ریڈیو عموماً ہوتے ہیں۔ ریڈیو کے ذریعہ خبروں۔ تبصروں اور مکالموں یا مذاکروں کی صورت میں نشر ہونے والے پروگرام سننے سے آہستہ آہستہ صحیح تلفظ ادا کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مسلسل اس طریق کو اختیار کرنے سے زبان سمجھنے اور اسے بولنے کی استعداد بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

بی۔بی۔سی والے اس امر کا اہتمام کرتے ہیں کہ کسی زبان میں خبریں وغیرہ نشر کرنے کے لئے صحیح تلفظ والے اہل زبان کو منتخب کیا جائے۔ اس سے زبان سیکھنے اور سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ لکھنے کے لئے جناب پروفیسر صاحب موصوف نے متعدد طریق بتائے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

میں نے سواحیلی زبان تو مشرقی افریقہ میں رہ کر سیکھی۔ وہاں ہی اردو۔ عربی اور انگریزی کو پالش کرنے میں بی۔بی۔سی کی نشریات سے متواتر استفادہ کرتا رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں ترقی حاصل کی۔

لڑکپن میں ہم نے سکولوں میں جن اساتذہ سے اردو سیکھی۔ وہ بالعموم اہل زبان نہیں تھے۔ انگریزی۔ عربی اور فارسی کا بھی یہی حال تھا۔ اس لئے تلفظ کا مسئلہ ہمیشہ ہی گھمبیر لگا۔ لیکن جب سے بی۔بی۔سی سے رابطہ ہوا۔ یہ مشکل آہستہ آہستہ رفع ہو گئی اب اہل زبان سے کلام کرنا بہت آسان لگتا ہے۔ میں نے ساری عمر ٹیوشن کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

'الفضل' کے اسی شمارہ میں حضرت اقدس کا ایک خطبہ بھی خلاصۃً شائع ہوا ہے۔ اس میں کیسٹس تیار کرنے کا ارشاد پیارے آقا نے دنیا کی تمام جماعتوں کو فرمایا ہے۔ میرے خیال میں کیسٹ تیار کرنے میں بھی تلفظ کا خصوصی خیال رکھنے کی ضرورت ہے عربی کے تمام الفاظ یا دعائیں کسی ماہر عرب احمدی کی زبان سے ادا کرائی جائیں۔ اردو۔ عربی، فارسی وغیرہ زبانوں کے لئے اہل زبان علماء سے مدد لی جائے۔ ایک دفعہ اگر اس قسم کی کیسٹ تیار ہو جائے تو اس سے کئی نسلیں استفادہ کر سکیں گی اور جہاں تک صحیح تلفظ کا معاملہ ہے ہماری مشکل آسان ہو جائے گی۔

ایک فائدہ اس سے یہ ہو گا کہ ان کیسٹوں سے سیکھنے والوں کے لئے اپنے ملکی لوگوں سے بات کرنا آسان ہو جائے گا۔ اور ہمارے بچے اور نوجوان بھی بلا ہچکچاہٹ اپنا مافی الضمیر ان تک پہنچا سکیں گے۔ اس طرح مخاطب کے دل و دماغ کو ہماری باتیں اپیل کر سکیں گی۔ دعوت الی اللہ بھی ٹھیک ڈھنگ سے جاری ہو جائے گی۔ یہ تو درست ہے کہ خلوص سے ادا کئے گئے الفاظ ٹوٹے پھوٹے بھی ہوں تو بھی اثر کر جائیں گے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ صحت تلفظ بھی شامل ہو جائے تو سونے پر سہاگہ والی بات صادق آئے گی۔

اپنی خامیاں جہاں جہاں

باقی صد ۸ پر

تعارف

منتخب پاکستانی شاعری

عبدالکریم قدسی

چونویاں پاکستانی کویتاواں

یہ کتاب حال ہی میں "بھاشا وبھاگ پنجاب" (بھارت) کی طرف سے چھپی ہے جس کو پنجابی کے نامور ادیب اور شاعر جناب ڈاکٹر جگتار نے مرتب کیا ہے۔

۱۹۷۶ء میں مشہور بھارتی لکھاری جناب پریتم سنگھ پاکستان تشریف لائے واپسی پر انہوں نے "کبوتراں دی پرواز" کی صورت میں سفر نامہ لکھا۔ یہ کتاب انہوں نے ڈاکٹر جگتار کو معنون کرتے ہوئے لکھا "بھارت وچ پاکستانی ادب دے سفیر جگتار نوں"

ڈاکٹر جگتار بجا طور پر اس القاب کے مستحق ہیں۔ ٹی وی ہو یا ریڈیو، کوئی مذاکرہ ہو یا کوئی ادبی پلیٹ فارم ہو۔ ڈاکٹر صاحب پاکستانی پنجابی ادب کی جان پہچان کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر جگتار ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے انہوں نے "پاکستانی پنجابی شاعری" پر پی ایچ ڈی کی ہے۔ انہیں کے زیر سایہ ان کے شاگرد ڈاکٹر من موہن سنگھ تیر نے "پاکستانی پنجابی کہانی" پر پی ایچ ڈی کی ہے پاکستانی پنجابی ادب پر جتنا گہرا اور وسیع مطالعہ ڈاکٹر صاحب کو حاصل ہے شائد ہی کسی دوسرے بھارتی ادیب کو انکی ہمسری کا دعویٰ ہو۔

ڈاکٹر صاحب کی بہت سی نظموں کا ترجمہ روسی، انگریزی، فرانسیسی، ہندی اور دیگر زبانوں میں ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔ چیتا گھاہ دھوانکھیاں دھپیاں۔ شیشے دا جنگل۔ چھانگیا رکھ، لہو دے نقش۔ ادھورا آدمی دُدھ پتھری۔ تلخیاں رنگینیاں۔ رتاں رانگلیاں۔ جزیریاں وچ گھریا سمندر دکھ دریاؤں پار دے۔

فیض احمد فیض کی شاعری سے انتخاب "پرات دی رات"۔ میجر اسحاق کا ناول ققنس۔ عبداللہ حسین کا ناول "رات" (ترجمہ) آکھیا فرید نے۔ صوفی کاڑتے اوس دا پھوکٹ۔

کتاب پاکستانی پنجابی شاعری کی بھرپور نمائندگی کرتی ہے۔ یہ چونکہ گورمکھی رسم الخط میں چھپی ہے اس لئے کاش کوئی ادارہ یا "پنجابی پیارا" اس کتاب کو اردو رسم الخط میں چھاپنے کے لیے تیار ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی خبریں

• کولمبیا کے صدر بارکو نے کہا ہے کہ منشیات کا دھندا کرنے والوں کو شکست دینے کے لئے بین الاقوامی برادری کو ملکر کام کرنا چاہیئے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو جذباتی انداز میں مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ منشیات کے دہشت گردوں کو کہیں جائے پناہ نہیں دی جانی چاہیئے انہوں نے بتایا کہ کولمبیا کے اقدامات سے منشیات کا کاروبار کرنے والوں کی کمر ٹوٹنے لگی ہے لیکن کولمبیا بین الاقوامی مدد کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس طلب کرنے کے لیئے کہا۔

• حال ہی میں لاس اینجلز امریکہ میں ۲۰ ٹن کوکین پکڑی گئی ہے جسکی قیمت ۲ ارب ڈالرز بتائی گئی ہے دو کروڑ ڈالر نقد بھی پکڑے گئے۔ چنانچہ اس خطرے کی تصدیق ہو گئی ہے کہ لاس اینجلز کوکین کے امریکہ میں داخلے کا خصوصی دروازہ ہے۔

• جنوبی افریقہ کی حکومت نے یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ کے قائمقام جنرل سیکرٹری مسٹر محمد ولی موسیٰ کو رہا کر دیا ہے۔ جو موجودہ احتجاجوں کی موجودہ تحریک میں ایک کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔ انہیں چھ ہفتے قبل انتخابات کے پروگرام میں رخنہ ڈالنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۷۴:- MRS, I AAN ANSIYAH W/O AHMAD ZEANI قوم --- پیشہ TEACHER عمر 32 YEARS بیعت BORNED ساکن UDIK BOGOR ضلع INDONESIA بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر 1988ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/92,450 روپے ماہوار بصورت --- مل رہے ہیں اور مبلغ .... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ AAN ANSIYAH - گواہ شد نمبر ۱ BASYIRUDIN AHMAD CIAMPEA UDIK, BOGOR, INDONESIA. گواہ شد نمبر ۲ ABDUL RODCIAK-A. CIAMPEA UDIK BOGOR INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۰۷۵ - MRS, ROD- I AM W/O IBIDIN قوم --- پیشہ HOUSE WIFE عمر 62 YEAR بیعت 1984 AUGUST ء ساکن TASIKMAL- 46124. ضلع INDONESIA بقائمی ہوش و حوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1, SEPTEMBER, 88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرہ منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(1) A BANGLE GOLD 42 GRAMMES VALUING RP. 966.000,-
(2) A BANGLE GOLD VALUING RP. 760,000,-
(3) A NECKLACE GOLD WITH LOCKET GRAMMES, RP. 345,.000,-
(4) ONE PAIR GOLD ORNAMENTS VALUING 322,000,-
(5) THREE PIECES GOLD RING WITH DIAMOND RP. 460,000,-
(6) THREE PAIR GOLD EARRING RP 265,000,-
(7) HAQ MAHER, 100,000,-
TOTAL, 3218,000,-

اس وقت مجھے مبلغ -/30,000 روپے ماہوار بصورت --- مل رہے ہیں اور مبلغ ---- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ RODAH W/O IBIDIN. گواہ شد نمبر ۱ ABIDIN TASIKMA- CAYA 461124 INDONESIA گواہ شد نمبر ۲ IBRAHIM TASIKM- ALAYA 46113 INDONESIA

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

قارئین کی خدمت میں مندرجہ ذیل احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب (بھابڑی) انسپکٹر اصلاح و ارشاد کئی دنوں سے بعارضہ انجائنا بیمار ہیں۔ اب ہسپتال سے گھر آگئے ہیں
- مکرم قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ کا پراسٹیٹ کا آپریشن مورخہ ۲۷ ستمبر کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔
- مکرم محمد عبداللہ خان صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ بیمار ہیں۔
- مکرم محمد انور صاحب فوجی آف کریم نگر گردوں کی خرابی کی وجہ سے علیل ہیں۔
- مکرم ڈاکٹر محمد مرزا صاحب (کریم نگر) لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔
- مکرم مرزا عبدالوہاب شوکت صاحب مقیم لندن بعارضہ قلب بیمار ہیں۔
- مکرم مستری غلام محمد صاحب (شمس آباد) کی صحت خراب ہے۔
- مکرم نعمان احمد صاحب ملک ٹاؤن شپ لاہور نے بی اے کا امتحان دیا ہے۔
- مکرم مسعود احمد صاحب لنگاہ آف ادرحماں اپنی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
- مکرم فقیر محمد صاحب آف نصیر آباد خورد کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔

سانحہ ارتحال

- محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رحمت علی صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ ۱۸۵، ستمبر ۸۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپکی عمر تقریباً ۵۹ سال تھی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

احباب انکی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

توسیع اشاعت الفضل

- محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ زوجہ چوہدری ظفر اللہ کاہلوں صاحب نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ایک سو روپیہ بھجواتے ہوئے اپنی والدہ صاحبہ محترمہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔
- محترمہ امتہ الرشید ملک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جہلم نے اپنے والدین (محترم شیخ غلام قادر صاحب و محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ) کی طرف سے پچاس روپے اور اپنے خسر مکرم شیخ عباداللہ صاحب اور ساس صاحبہ کی طرف سے بھی پچاس روپے کا عطیہ ارسال کیا ہے۔
- محترمہ ثمینہ مسعود صاحبہ اہلیہ راجہ مسعود احمد صاحب نے پچاس روپے بھجواتے ہوئے اپنے بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔
- محترمہ مسز خالدہ آفتاب صاحبہ نے پچیس روپے کا عطیہ بھجوایا ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ احباب انکی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

اعلان دار القضاء

مکرم محمد یوسف صاحب ناصر ابن مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی (مقیم اسلام آباد) نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی دو امانتوں میں کچھ روپیہ جمع ہے۔ براہ کرم یہ رقم انکے مندرجہ ذیل ورثاء میں تقسیم کی جائے۔

۱- محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲- محترمہ اقبال بشریٰ صاحبہ (دختر)
۳- مکرم محمد یوسف صاحب ناصر (پسر)
۴- " داؤد احمد صاحب خالد (پسر)
۵- محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ (دختر)
۶- " نعیمہ حامد صاحبہ (دختر)
۷- " ناصرہ پروین صاحبہ (دختر)
۸- مکرم ادریس احمد صاحب (پسر)
۹- " ہارون الرشید صاحب (پسر)

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک دار القضاء ربوہ کو اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحالی کھاتہ جات مجاہدین دفتر اوّل

(الفضل) میں اعلانات بابت مجاہدین دفتر اوّل کے نتیجہ میں جن مخلصین نے اپنے بزرگوں کے کھاتے بحال کروائے ہیں انکی ایک فہرست بغرضِ دُعا ارسال ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

نمبر شمار	نام مجاہد دفتر اوّل	کھاتہ بحال کرنے والے احباب
۳۶۰	مکرم ملک بشیر احمد صاحب کنجاہی	مکرم ملک محمد حمید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ
۳۱۷	مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب آف سیکھوکے	مکرم ناصر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر
۴۶۸	مکرم ڈاکٹر سید بدر الحسن صاحب کلیم	مکرم سید اصغر علی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ
۵۸۳	مکرم حضرت حافظ روشن علی صاحب	مکرم پیر فضل الرحمٰن صاحب سانگھڑ
۸۲۲	مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ڈویژنل ایم او	مکرم اے بی ارشد صاحب U.K.

بقیہ! ندامت کے آنسو

رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی لیکن میرے قلب میں ان آنسوؤں کی نہ مٹنے والی یاد چھوڑ گئی۔ انسان کی فطرت کسقدر صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔

اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو اختیار کر۔ وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ (سورۃ الرّوم آیت ۳۱)

کاش یہ مغرب کے باسی اپنے فطرت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی جرأت پائیں اور توحید کے ساتھ امن میں آجائیں۔

دین کو دنیا پر مقدّم رکھو۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

رحمت بازار
ریلوے روڈ
ربوہ

فون گھر: ۴۳۱
آفس: ۵۲۱

بقیہ! آپکا خط ملا

بھی ہوں۔ انہیں دور کرنے کی سعی جاری رہنی چاہیئے۔ بقول شخصے خوب سے خوب تر کی تلاش ہمارا نصب العین بن جائے۔ اعمال۔ اخلاق علم۔ ادب وغیرہ میدانوں میں ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو تمام اقوام عالم پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ضرورت ہے!

دفتر لجنہ مرکزیہ میں ایک لیڈی ٹائپسٹ کی آسامی خالی ہے۔ ٹائپ جاننے والی خواہشمند اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت بی۔اے سے کم نہ ہو۔

آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے۔

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔
خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر **مشہور دواخانہ** فون ۹۰۶
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

ملکی خبریں

• ـــ جلال آباد کے علاقے میں افغان مجاہدین پر بمباری کے لئے آنیوالے جہاز مگ ۲۱ طیارہ فرار ہو کر پاکستانی علاقے میں اتر گیا۔ پائلٹ نے خود کو پاکستانی حکام کے حوالے کر کے سیاسی پناہ طلب کر لی ہے۔

• ـــ وفاقی وزیر قانون افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ پنجاب اور مرکز کے درمیان کوئی محاذ آرائی نہیں یہ بعض لوگ اپنے دلوں کا غبار نکال رہے ہیں۔

• ـــ مقبوضہ کشمیر میں مختلف مقامات پر پولیس فائرنگ سے ۵ مسلمان جاں بحق ہوگئے۔ حریت پسند رہنما شبیر شاہ کی گرفتاری کے خلاف ریاست کے کئی مقامات پر احتجاجی مظاہروں اور ہڑتال سے زندگی مفلوج ہو گئی ہے۔

• ـــ افغانستان کے وزیر خارجہ عبدالوکیل نے امریکہ کو پیشکش کی ہے کہ وہ اپنا ایک ایلچی گفت وشنید کے لئے افغانستان بھیجے۔

• ـــ فیصل آباد میں منشیات کے خلاف پیپلز پارٹی کے ارکان نے جلوس نکالا۔

• ـــ پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے پاکستان کی ناکہ بندی کرنے کی کبھی کوشش کی تو امریکہ مداخلت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے پاس ضرورت سے زیادہ بحری فوج ہے۔ لیکن اس سے کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ افغانستان میں بنیاد پرستوں کی حکومت نہیں چاہتا۔ واضح رہے کہ افغان مجاہدین میں سے اکثر کا تعلق اسلامی بنیاد پرستوں سے ہے۔

• ـــ وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی پنجاب میں آئینی اور قانونی طور پر تبدیلی لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ تبدیلی پنجاب کے عوام کی خوشحالی کا باعث بنے گی۔

• ـــ وفاقی حکومت نے صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم کو باضابطہ مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ یاد رہے کہ وفاقی حکومت آزاد کشمیر حکومت کو توڑنے کا ارادہ ظاہر کر چکی ہے۔

• ـــ ایٹمی تابکاری کا حامل خشک دودھ درآمد کرنے کی اجازت دینے والے کلکٹر کسٹم کو معطل کر دیا گیا ہے۔ اس دودھ کے درآمد کنندگان کی رجسٹریشن بھی معطل کر دی گئی ہے۔

• ـــ حبیب بنک نے ولز کپ کرکٹ ٹورنامنٹ تیسری بار جیت لیا ہے۔ میاں داد اور عبدالقادر ٹیم میں شامل نہیں تھے۔

• ـــ جاوید میاں داد نے کراچی کے ابھرتے ہوئے نوجوان میڈیم پیس باؤلر فخرالدین بلوچ کے کھیل کی تعریف کی اور کہا ہے کہ یہ کھلاڑی مستقبل کا عظیم فاسٹ باؤلر ہوگا

• ـــ سابق گورنر پنجاب غلام مصطفیٰ کھر کو پیپلز پارٹی میں شمولیت سے روکنے کے لئے مختلف طرف سے دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

بقیہ! ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب

قبرستان نمبر ۱ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دُعا کرائی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے علاقے کی نہایت ہردلعزیز شخصیت تھے۔ نہایت نیک متقی اور پرہیزگار وجود تھے۔ تقسیم ملک کے بعد سے نواب شاہ میں کلینک کرتے تھے۔ دو ماہ قبل جب انکے بھائی ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کو ہلاک کیا گیا تو یہ ہر جمعہ کو نماز جمعہ پڑھانے قاضی احمد جایا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں انہیں زبردستی وہاں جانے سے روکا گیا کیونکہ حالات خراب تھے۔ موصوف سابق امیر مقامی امیر ضلع نواب شاہ اور ناظم انصار اللہ رہ چکے تھے۔

اپنے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کے راہِ خدا میں قربان ہونے کے بعد اکثر کہا کرتے تھے کہ میرا بھائی خدا کی راہ میں مجھ سے آگے نکل گیا ہے۔ یہ کہہ کر اللہ کی راہ میں جان دینے کی آرزو کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو اپنی رحمت سے نوازے اور جنت میں اعلیٰ مقامات عطا کرے اور اپنے درجات قرب میں ہمیشہ بڑھاتا رہے۔